حالاتِ زندگی

صحابیٔ نبیل، سلمان الخیر، ابو عبداللہ حضرت
سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۰ رجب المرجب ۳۳ھ یا ۳۶ھ)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ ولادت باسعادت ومقامِ ولادت:

صحابیٔ نبیل، سلمان الخیر،ابو عبداللہ حضرت سید نا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت فارس(رام ہرمز،اصبہان، جَیّ)میں ہوئی۔

ابتدائی حالات:

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ یہ فارس کے شہر ''رامہرمز''کے باشندہ تھے۔ مجوسی مذہب کے پابند تھے اور ان کے باپ مجوسیوں کی عبادت گاہ آتش خانہ کے منتظم تھے۔

تلاشِ حق:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت سے راہبوں اور عیسائی سادھوؤں کی صحبت اٹھا کر مجوسی مذہب سے بیزار ہوگئے اور اپنے وطن سے مجوسی دین چھوڑ کر دین حق کی تلاش میں گھر سے نکل پڑے اور عیسائیوں کی صحبت میں رہ کر عیسائی ہوگئے۔ پھر ڈاکوؤں نے گرفتار کر لیا اور اپنا غلام بنا کر بیچ ڈالا اور یکے بعد دیگرے یہ دس آدمیوں سے زیادہ اشخاص کے غلام رہے۔ جب رسول اللہ عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت یہ ایک یہودی کے غلام تھے جب انہوں نے اسلام قبول کرلیا تو جناب رسول اللہ عزوجل وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے ان کو خرید کرآزادفرمادیا۔

تعلیم وتربیت:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرفِ صحابیت سے سرفراز اور دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئے، آپ کو بارگاہِ نبوی میں خصوصی قرب حاصل تھا،سرکارصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آپ سے بے انتہا محبت تھی، آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَمَرَنِي رَبِّي مجھے میرے رب نے ان سے محبت کا حکم فرمایاوانہ یحبھم اور وہ خود بھی ان سے محبت فرماتا ہے،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہٴ کرام میں علم وفضل،عشق ومحبت میں امتیازی شان کے مالک ہیں،سرکارصلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سلمان علم سے لبریز ہیں، حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: سلمان علم وحکمت کے سرچشمہ ہیں،مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: سلمان لقمان حکیم کی طرح ہیں،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔

سعادت مند دلہن:

حضرتِ سید نا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میری شادی''کندہ قبیلے'' کی ایک عورت سے ہوئی جس کا نام صواب تھا۔ جب میں دلہن کے پاس جانے لگا تو دروازے پر رُک گیااور اس کا نام لے کر اسے پکارا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے پھر سے پکارا: ''اے فلانی! کیا تو گونگی ہے(کہ جواب نہیں دے رہی) یا بہری کہ سنتی نہیں؟'' تو اس نے جواب دیا: ''اے صحابیٔ رسول! میں نہ تو گونگی ہوں اور نہ ہی بہری مگر نئی نویلی دلہنیں بولنے سے حیا کرتی ہیں۔''جب میں اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ گھر میں پردے لگے ہوئے ہیں، قیمتی سامان سجا ہوا ہے اور ریشمی کپڑے موجود ہیں۔ یہ دیکھ کر میں نے کہا: ''اے فلانی! کیا تیرے گھر کو بخار ہوگیا ہے تو نے اسے اتنے کپڑے اوڑھا رکھے ہیں یا پھر خانہ کعبہ کندہ قبیلے میں آگیا ہے؟''تو اس نے جواب دیا: '' ایسی بات نہیں بلکہ دلہنیں اپنے گھر کو سجایا کرتی ہیں۔''

پھر میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو خادم کھانا لئے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے کہا کہ '' میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ '' جو نرم وملائم بستر پر سوئے اور لباسِ شہرت پہنے اور عالیشان سواری پر سوار ہو اور من پسند کھانے کھائے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ '' میری زوجہ کہنے لگی ''اے صحابیٔ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گواہ بناتی ہوں کہ ''اس گھر میں جو کچھ ہے سب راہِ خدا عزوجل میں صدقہ ہے اور میرے تمام غلام راہِ خدا عزوجل میں آزاد ہیں، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے تھوڑی سی گندم لادیجئے، میں گھر کے کام کاج بھی خود ہی کرلیا کروں گی۔'' میں نے اس سے کہا: اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے اور تیری مدد کرے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ۱۵۰)

دینی خدمات:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات اسلام کے لئے تھی اور اسلام ہی آپ کا سب کچھ تھا، جب آپ سے پوچھا گیا: ابوک من یا سلمان؟ اے سلمان آپ کا والد کون ہے؟ فرمایا: ابی الاسلام میرا والد اسلام ہے، آپ نے یہ نہیں فرمایا: میرا والد فلاں بن فلاں ہے، جبکہ والد بھی موجود تھا اور حسب ونسب بیان کرنا فخر بھی سمجھا جاتا تھا، آپ کی بے پناہ خدمات پر سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو ،،سلمان الخیر،، سلمان سرتا پا خیر وبرکت ہیں کے عظیم لقب سے نوازا، حضرت ابنِ عمر، ابنِ عباس اور حضرت انس جیسے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو روایاتِ احادیث میں آپ سے شرفِ شاگردگی حاصل ہے۔

جنگِ خندق ومناقب:

جنگِ خندق میں مدینہ منورہ شہر کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ آپ نے ہی دیا تھا۔ آپ بہت ہی طاقتور تھے اور انصار ومہاجرین دونوں ہی ان سے محبت کرتے تھے۔ چنانچہ انصاریوں نے کہنا شروع کیا کہ سَلْمَانُ مِنَّا یعنی: سلمان ہم میں سے ہیں اور مہاجرین نے بھی یہی کہا کہ سَلْمَانُ مِنَّا یعنی: سلمان ہم میں سے ہیں۔ حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا ان پر بہت بڑا کرم عظیم تھا جب انصار ومہاجرین کا نعرہ سنا تو ارشاد فرمایا: سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلُ الْبَيْتِ (یعنی: سلمان ہم میں سے ہیں) یہ فرما کر ان کو اپنے اہل بیت میں شامل فرمالیا۔ عقد مواخات میں حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ان کو ابوالدرداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھائی بنادیا تھا، اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ان کا شمار ہے۔ بہت عابد وزاہد اور متقی وپرہیزگار تھے۔

حاضریٔ بارگاہِ رسالت مآب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ یہ رات میں بالکل ہی اکیلے صحبت نبوی سے سرفراز ہوا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم اول بھی سیکھا اور علم آخر بھی سیکھا اور وہ ہم اہل بیت میں سے ہیں۔ احادیث میں ان کے فضائل ومناقب بہت مذکور ہیں۔ ابو نعیم نے فرمایا کہ ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی۔ بعض کا قول ہے تین سو پچاس برس کی عمر ہوئی اور دو سو پچاس برس کی عمر پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے۔ ۳۵ھ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔

وفات ومدفن:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرض الموت میں تھے تو حضرت سعد اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ ان حضرات نے رونے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ حضور اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ہم لوگوں کو وصیت کی تھی کہ تم لوگ دنیا میں اتنا ہی سامان رکھنا جتنا کہ ایک سوار مسافر اپنے ساتھ رکھتا ہے لیکن افسوس کہ میں اس

مقدس وصیت پر عمل نہیں کرسکا کیونکہ میرے پاس اس سے کچھ زائد سامان ہے۔ بعض مؤرخین نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا سال ١٠ رجب المرجب ٣٣ھ یا ٣٦ھ تحریر کیا ہے مزار مبارک مدائن میں ہے جو زیارت گاہ خلائق ہے۔آپ کے مزارِ مبارک کے دروازے پر یہ حدیث آپ کی شان کو چار چاند لگائے ہوئے ہے: **سلمان منا اہل البیت** سلمان ہمارے اہلِ بیت میں سے ہیں۔

(اسد الغابۃ، ج ٢، ص ٤٨٧۔ ٤٩٢ ملتقطاً, والاکمال فی اسماء الرجال، ص ٥٩٧، وکنزالعمال، الحدیث: ٣٧١٢٦، ج ٧،الجزء ١٣، ص ١٨٤، وتھذیب التھذیب،ج ٣،ص ٤٢٤ ملتقطاً) (ترمذی مناقب سلمان فارسی واکمال،ص ٥٩٧وحاشیہ کنزالعمال،ج١٦، ص ٣٦ واسدالغابہ، ج ٢، ص ٣٢٨)۔